[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 1.S.C.R

از عدالت عظمی

ایڈور سامیہ پرائیویٹ لمیٹڈ

بنام

پیکے ہولڈنگ لمیٹڈ اور دیگران

20 اگست 1999

[ایس۔ بی۔ محمد راور ڈی۔ پی۔ مہاپترا، جسٹسز]

ثالثی اور مصالحت ایکٹ، :1996

سیکشن 11(6) – ثالث کی تقرری – چیف جسٹس یا اس کے نامزد کردہ حکم – کی نوعیت – منعقد کی گئی، دفعہ 11(6) کے تحت انتظامی نوعیت کا حکم، آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت براہ راست کسی چیلنج کا نشانہ نہیں بن سکتا۔ – آرٹیکل 136۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 10792۔

1998 کے اے پی نمبر 288 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 2.7.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے راجیو دتہ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت یہ خصوصی اجازت کی درخواست درخواست گزار کی طرف سے دائر کی گئی ہے جس میں ثالثی اور مصالحت ایکٹ، 1996 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 11 ذیلی دفعہ (6) کے تحت ان کے سامنے پیش کی گئی 1998 کی ثالثی درخواست نمبر 288 میں بمبئی عدالت عالیہ کے فاضل چیف جسٹس کے حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔

سندرم فنانس لمیٹڈ بنام این ای پی سی انڈیا لمیٹڈ [1999] 2 ایس سی سی 479 کے معاملے میں اس عدالت کی بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت احکامات عدالتی احکامات نہیں ہیں۔ متعلقہ مشاہدات رپورٹ کے پیراگراف 12 میں درج ذیل پائے جاتے ہیں :

"1996 کے ایکٹ کے تحت، ثالثوں کی تقرری دفعہ 11 کی شق کے مطابق کی جاتی ہے جس کے تحت عدالت کو ثالثوں کی تقرری کا عدالتی حکم منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے نئے ایکٹ کے دفعہ 4 کی تشریح کرتے ہوئے 1940 کے ایکٹ کی ان توضیعات حوالہ دینا غلط تھا۔

اب یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ آرٹیکل 136 کے تحت درخواست انڈیا کے علاقے میں کسی بھی عدالت یا ٹریبونل کے ذریعے منظور یا بنائے گئے معاملے کے کسی بھی معاملے میں فیصلے، فرمان، عزم، سزا یا حکم کو چیلنج کرنے کے لیے ہوسکتی ہے۔ چونکہ قانون کی دفعہ 11 (6) کے تحت فاضل چیف جسٹس یا اس کا نامزد شخص انتظامی حیثیت سے کام کرتا ہے جیسا کہ اس عدالت نے مذکورہ فیصلے میں کہا ہے، اس لیے یہ واضح ہے کہ یہ حکم کسی عدالتی کام کو انجام دینے والی کسی عدالت کے ذریعے منظور نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی یہ کوئی ٹریبونل ہے جس میں عدالتی اتھارٹی کے جال ہیں۔ آرٹیکل 136 کے تحت اس طرح کی عرضی کے برقرار رکھنے کے سوال کا فیصلہ طویل عرصے سے اس عدالت کی آئینی بنچ نے ہند — چین اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ بنام جسجیت سنگھ، کسٹمز اور دیگر کے ایڈیشنل کلکٹر [1964] 6 ایس سی آر 594 کے معاملے میں کیا ہے۔

صفحہ 601 پر مذکورہ فیصلے میں اس عدالت کی آئینی بنچ نے گجیندر گڈکر کے بذریعے بات کرتے ہوئے، چیف جسٹس نے درج ذیل متعلقہ مشاہدات کیے ہیں :

"اس عدالت کے فیصلوں سے یہ طے ہوتا ہے کہ کسٹم افسر جو ابتدائی طور پر دفعہ 167 (12 اے) کے تحت کام کرتا ہے وہ عدالت یا ٹریبونل نہیں ہے، حالانکہ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ اس سوال پر فیصلہ سناتے ہوئے کہ آیا دفعہ 52 اے کی کسی جہاز نے خلاف ورزی کی ہے اور اس طرح کی خلاف ورزی سے مذکورہ جہاز نے خود کو دفعہ 167 (12 اے) کے تحت ضبط کرنے کا ذمہ دار بنا لیا ہے، کسٹم افسر کو نیم عدالتی انداز میں کام کرنا ہوگا۔

صفحہ 603 پر مزید مشاہدہ کیا گیا ہے کہ:

"اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ اب اس بات پر شک نہیں کیا جا سکتا کہ کسٹم افسر عدالت یا ٹریبونل نہیں ہے، حالانکہ ایکٹ کی دفعہ 167 کے تحت معاملے پر فیصلہ سناتے وقت اسے عدالتی طریقے سے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ آرٹیکل 136 کے معنی میں نہ تو سنٹرل بورڈ آف ریونیو اور نہ ہی مرکزی حکومت عدالت ہے۔

صفحہ 603 پر مزید مشاہدہ کیا گیا ہے کہ:

" یہ واضح ہے کہ آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت میں اپیل پر غور کرنے سے پہلے، دو شرائط کو پورا کرنا ہوگا؛ اعتراض شدہ حکم عدالتی یا نیم عدالتی نوعیت کا حکم ہونا چاہیے اور خالصتاً انتظامی یا انتظامی حکم نہیں ہونا چاہیے؛ اور مذکورہ حکم انڈیا کے علاقے میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے ذریعے منظور کیا جانا چاہیے تھا۔

لہذا اس طے شدہ قانونی حیثیت کے پیش نظر، اس نتیجے سے بچا نہیں جا سکتا کہ قانون کی دفعہ 11(6) کے تحت فاضل چیف جسٹس کے ذریعے منظور کیے گئے احکامات انتظامی نوعیت کے ہونے کی وجہ سے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت براہ راست کسی چیلنج کے تابع نہیں ہو سکتے۔ صرف اس مختصر بنیاد پر اور فریقین کے درمیان تنازعہ کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر اس خصوصی اجازت کی درخواست کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے نمٹا دیا جاتا ہے۔

اس حکم کو چیلنج کرنے کے لیے درخواست گزار کے لیے جو بھی دوسرا علاج دستیاب ہے وہ واضح طور پر موجودہ حکم سے اچھوتا رہے گا۔

آر۔ پی۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document